جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۲۰

اخبار الحق دہلی

قیمت سالانہ عہ

ہر آیت کے متعلق سلسلہ وار نمبر لگا کر اسکے مطابق نشان لگائے ہیں۔ مجلد عہ دو روپے۔

تنقیح ... مؤلفہ

یہ ایک زبردست تاریخ اسلامی عروج و حکومت ہسپانیہ کی ہے جس کو انگریزی سے مسٹر محمد احمد صاحب بیرسٹر نبیرہ سر سید مرحوم نے اردو لباس پہنایا۔ اور عمدہ نفیس و خوشخط کاغذ پر چھپوایا۔ اصلی قیمت للعہ مترجم مرحوم کے فات ہو جانے سے اس کی چند جلدین ہم نے اور بھی خرید لی ہین وزن اس کا ایک سیر ہ چھٹانک ہے رعایتی قیمت پر دفتر الحق سے بے جلد عا مین اور مجلد نفیس عہ مین بلا محصول ملے گی۔ جلد درخواست بھیجین۔ ورنہ پھر ایسی کتاب اس قیمت پر نہ مل سکیگی۔ دیگر مطبع ہا و تاجران کتب نے اس کی قیمت للعہ رکھی ہے

تفسیر اتقان اردو

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی عربی تفسیر کا بامحاورہ اردو ترجمہ دو جلدون مین ہے۔ اس تفسیر کی خوبی بیان سے باہر ہے جس حسن و خوش اسلوبی سے امام مرحوم نے اس نادر تالیف مین حقایق و معارف قرآن مجید کو بیان فرمایا ہے۔ دیگر ضخیم تفسیرون مین بھی وہ موجود نہین جملہ علوم۔ ہر علم کے انواع و اقسام از قبیل عام مجمل و مفصل محکم و متشابہ ظاہر و نص۔ کیفیت نزول۔ اسباب نزول۔ جائے نزول اعجاز طریق استنباط وغیرہ امور کو نہایت تفصیل سے لکھا ہے۔ ہر دو جلد کی اصلی قیمت للعہ رعایتی صہ مجلد صہ

ضرورت زمانہ

آریون کے یکصدان بڑے بڑے اعتراضون کا معقول و منقول سے جواب جو اہل اسلام پر ہمیشہ کرتے رہتے ہین قیمت ۸

حمایل شریف

بہ ترجمہ شمس العلما حافظ ڈپٹی نذیر احمد صاحب دہلوی۔ تقطیع بڑا ... صفحے ایک صفحہ مین متن اور دوسرے صفحہ مین بالمقابل ترجمہ۔ حاشیہ پر فوائد

روح جسم میں کس انتظام کے ساتھ آباد ہے؟

ہم سمجھتے ہیں کہ روح ایک جوہر لطیف ہے۔ اس روح پاک کی بحث یہاں مقصود نہیں ہے جس کو قل الروح من امر ربی فرمایا ہے۔ بلکہ یہاں اس کے یا قوت حیات کا ذکر ہے۔ جو انسان کی زندگانی میں نظام جسمانی کی منتظم ہے۔ اور جس کے معطل ہونے سے انسان زندہ نہیں رہتا۔ اور جسم انسانی بیہودہ اور بیکار ہو کر گل سڑ جاتا ہے۔ اس لئے ظاہر ہے کہ جسم کے ساتھ جس میں سوائے خرابی پذیر اور کثیف مادہ کے اور کچھ نہیں، اس کامل جل کر بود و باش رکھنا پڑے۔ بھاری انتظام اور اہتمام کا محتاج ہے۔ چونکہ سوائے اس کے جسم محض بیکار ہے۔ اس لئے ضروری تھا۔ کہ تمام جسم پر اس کو اقتدار حکمرانی عطا کیا جائے۔ اور یہ روح چونکہ نہایت نازک طبع اور لطیف مزاج ہے۔ اس لئے اس کی حکمرانی کے ذریعہ ایسے کامل اور ہر طرح موثر بنائے گئے ہیں۔ کہ جن کے ذریعہ سے نہ صرف وجود انسانی برقرار رہتا ہے۔ بلکہ انسان تمام خلقت سے زبردست اور طاقتور متنفس بن جاتا ہے۔ اور ایسے اعلیٰ درجہ کے عروج اور کمالات پر پہونچ جاتا ہے۔ اور ایسی اختراعات اور ایجادوں کا بانی ہو جاتا ہے۔ جس سے بڑھکر ہو سکنا نا ممکن ہے ایسے عالی رتبہ حکمران اور ایسی بیکار مملکت کا انتظام ہماری ظاہری سلطنتوں سے کہیں بڑھ کر باقاعدہ اور باضابطہ ہے۔ ممکن نہیں کہ اس کے مقررہ قواعد سے ایک ذرہ بھر بھی کوئی عہدہ دار سرتابی کرے۔ اور پھر سلامت رہ سکے۔ روح کی سلطنت کے چند بڑے بڑے صیغے مقرر ہیں۔ چنانچہ وہ اپنے مدار المہام یا وزیر اعظم دماغ کے ذریعہ حکمران ہے۔ دماغ کو اس کی جانب سے ہر وقت خاص ہدایات بذریعہ ادراک ملتی رہتی ہیں۔ دماغ کے سوائے جسم کے جتنے اعضا ہیں نہ ان کو طاقت اور حس دی گئی ہے اور نہ ادراک۔ اس اختیار اور امتیاز سے۔ صرف دماغ ہی کو مشرف کیا گیا ہے۔ دماغ نے شاہی ضروریات کے پورا کرنے اور بنائے سلطنت کا نظم و نسق کرنے کے لئے مختلف محکمے مقرر کئے ہوئے ہیں۔ **اول** : محکمہ خبر رسانی اور اجرائے احکام کا ہے۔ جس کو نظام عصبی یا نروس سسٹم کہتے ہیں جسم کا ہر ایک جزو اور ہر ایک ریشہ اس تار برقی کے سلسلہ سے بندھا ہوا ہے جسم کی ہر ایک ضرورت یا خطرہ کی اطلاع دماغ کو اس محکمہ کے ذریعہ ملتی ہے اور دماغ بوسیلہ ادراک کے سلطان روح کے حضور عرض کر کے اس کے لئے مناسب حکم حاصل کرتا ہے۔ اور فی الفور مناسب وقت تدابیر اور احکام جاری کر دیتا ہے **دوسرا** محکمہ رسد رسانی کا ہے۔ جس کے بغیر سب احکام اور تدابیر دھرے رہ جاتے ہیں۔ یہ سلسلہ بھی بجائے خود اہم ترین ہے۔ اسلئے اس کو دل کے سپرد کیا گیا ہے۔ جو پسلیوں کے محفوظ قلعہ میں بیٹھا ہوا ہر دم حرکت کی بدولت جبکہ اپنے کام میں مصروف ہے۔ شریان وعروق اس کے ماتحت عہدہ دار ہیں۔ معدہ دل کا سب سے بڑا رفیق ہے۔ جہاں غذا تیار ہو کر قبول حکم کے لائق بنتی ہے۔ اور بطور رسد اور ذخیرہ کے دماغ و روح کی پیشی ہوتی ہے۔ تیاری غذا کا بانی وہ امعا کا جال ہے جو بطور برواری غذا کو جگر میں پہنچاتا ہے مفید مطلب سامان قبول کر لینے کے بعد جو بیکار سامان پڑا رہتا ہے اور جس سے کام کی نہ ہو امعا کے آخری حصہ سے خارج ہو جاتا ہے۔ جگر محکمہ تقسیم غذا کا اعلیٰ عہدہ دار ہے۔ جو ذخیرہ جوہر کو بحیثیت رسد مناسب عہدہ داروں اور مقامات تک پہنچاتا ہے۔ مفید مطلب سامان قبول کر لینے کے بعد جو بیکار سامان پڑا رہتا ہے۔ اس کی صفائی کا کام گردوں کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ چونکہ یہ بڑی مصروفیت کا کام ہے۔ اس لئے اس میں دو انجن لگا دئے گئے ہیں۔ کہ بڑی لطف کی بات ہے کہ گردے اس سلطان غذا کو چھانتے ہیں۔ اور وہ اعضا کے ذریعہ سے قبول ہو کر آتے ہیں۔ مگر ان کو ان اعضا جس کو ناپسند کرتے ہیں۔ ان کو ان کے آخری حصے کے ذریعے خود ہی دھکیل دیتے ہیں۔ بقائے نسل کی وہ خدمات اعضا تناسلیہ کے سپرد ہیں جن کی تفصیل کی یہاں چنداں ضرورت نہیں۔ یہ سب کا سب انتظام ایسا مکمل اور بے خطا ہے۔ کہ جب تک ہر ایک عہدہ دار جسمانی اپنی اصلی حالت میں موجود ہے۔ اس میں ذرہ بھر فرق نہیں پڑتا۔ مگر جہاں کوئی عہدہ دار یا کوئی بڑا محکمہ ہی بیکار یا کمزور ہو جائے وہاں ہی سے اس سلطنت کی تباہی شروع ہو جاتی ہے +

الغرض روح کے خود مختار حکمران ہونے بلکہ اس کے وجود میں موجود رہنے کے

لئے بشدت لازمی ہے۔ کہ اس کے مندرجہ بالا سب محکمہ جات صحیح صحیح طور پر اپنی اپنی ڈیوٹی پر لگے رہیں اگر ذرہ بھر بھی بے پرواہی یا غفلت ہو گی وہ خطرہ آخر کار بڑھ کر سلطنت کو نیست و نابود کر دے گا۔ اور سلطان روح کا پھر کہیں پتہ نہ لگیگا۔ اتنا سمجھنے کے بعد کیا ہر ایک سمجھدار شخص کا فرض نہیں کہ ایسے نازک اور اہم سلسلہ کو سر مو بگڑنے نہ دے۔ یہی وجہ ہے کہ دانشمند لوگ۔ دل۔ دماغ۔ معدہ۔ جگر۔ گردہ۔ اعضائے تناسل کی تقویت کا ہر وقت تدارک کرتے رہتے ہیں۔ بڑے بڑے دانشمند اور عالم حکماء نے اتفاق کر کے ہم کو زور دے کر اس بات پر آمادہ کیا ہے۔ کہ وہ ذخیرہ جوہر ایجاد کیا جائے۔ جو اس تمام انتظام کی مضبوطی اور برقراری کا احسن ترین ذریعہ ہو جس سے متاثر ہو کر ہم نے ماء اللحم انگوری وہ آتشہ ایجاد کیا ہے۔ یہ طیور اور میوہ جات اور عنبر کستوری وغیرہ ملا ہوا عرق ایسا با تاثیر اور قیمتی ثابت ہوا ہے۔ کہ دنیا بھر کے حکما اسکی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ تمام ضروریات زندگی اسکے پینے سے برقرار رہتی ہیں بلکہ کسی طاقت مندرجہ بالا کے بگڑ جانے کی صورت میں یہ ہمارا ایجاد کردہ ماء اللحم آب حیات کا کام دیتا ہے اور نئے سرے سے زندگانی کی طاقتوں کو بڑھاتا ہے۔ ہمارے ماء اللحم سے طاقت مردانہ کو کمال تقویت ہو جاتی ہے۔ جس سے بشمار بوڑھے آدمی از سر نو طاقت پا چکے ہیں ہمیشہ امراء اور والیان ملک اسکے فرمائشی رہتے ہیں اسلئے بیش قیمت چیز سے آپکو محروم نہ رہنا چاہئے زمانہ حال میں اسکو نہایت بیش قیمت نعمت ربانی خیال کرو جس سے بہتر ذخیرہ جوہر روحانی ایجاد نہیں ہوا

پتہ:- حکیم ڈاکٹر حاجی غلام نبی زبدۃ الحکما ایڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور

قیمت فی بوتل (عہ) چھ بوتل (للعہ) محصول ڈاک (ہ) تین بوتل سے کم باہر نہیں روانہ کیا جائے گا

جب | مطبوعہ ۱۶ فروری سنہ ۱۹۱۲ء مطابق ۲۶ صفر المظفر سنہ ۱۳۳۰ھ یوم جمعہ | نمبر ۱۰

"بسم اللہ الرحمن الرحیم"

الحق دہلی

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کا خاتمہ

عنوان بالا سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ مولوی صاحب کی عمر یا زندگی کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ جس پہ لوگ خسکم جہان پاک کا نعرہ بلند کرنے لگیں۔ ایسا نہیں ہوا کیونکہ قانون خداوندی **و یمدھم فی طغیانھم یعمھون** پہ نظر ڈالنے سے ابھی ایسی توقع نہیں الحدیث ۱۵ مئی سنہ ۱۹۰۷ء صفحہ ۶ کالم ۲۔ بلکہ خاتمہ سے مراد ہماری احمدیوں کے ساتھ ثنائی مباحثات کا خاتمہ ہے۔ جس کو امرتسری اڈیٹر اہلحدیث "روغن بادام" بتا کر مرکزی نقطہ پر آ گئے ہیں۔ چنانچہ اخبار اہلحدیث مورخہ ۹ فروری سال حال میں وہ لکھتے ہیں کہ

"مرزا صاحب کو خدا نے الہام کیا کہ امت مرحومہ کو ایک واضح راستہ دکھلاؤ تا کہ یہ بیچارے زیادہ دیر تک ابتلا میں نہ رہیں اس لئے مرزا صاحب نے **بحکم خداوندی** ۱۵ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء کو ایک اشتہار دیا جس کا نام انہوں نے از خود رکھا "آخری فیصلہ" وہ کیا تھا؟ مرزا صاحب نے لکھا "خداوندا! ہم دونوں (مولوی ثناء اللہ اور مرزا) میں سے جو جھوٹا ہے۔ وہ سچے کی زندگی میں مر جائے خدا نے **الہامی** طور پر جواب دیا **اجیب دعوۃ الداع اذا دعان** یعنے میں نے تمہاری (مرزا صاحب کی) **دعا قبول فرما لی**

(مضمون بدر ۲۵ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء)

اب تنقیح طلب صرف یہ بات ہے کہ آیا یہ دعا قبول ہوئی یا نہیں! مرزا صاحب کے مرید (گمراہی) کہتے ہیں **نہیں قبول ہوئی** ہم کہتے ہیں ضرور قبول ہوئی یعنے خدا نے سچے کی زندگی میں جھوٹے کو اٹھا لیا۔ کیونکہ مرزا صاحب کو اس سے پہلے ایک الہام ہو چکا تھا **اجیب کل دعائک** میں (خدا) تیری سب دعائیں قبول کرتا ہوں۔ یہ ہے مرزائی مناظرہ کا "روغن بادام" یا مرکزی نقطہ ہمارے دوست اس مرکزی نقطہ کو جسقدر مضبوط پکڑینگے۔ اسیقدر جلدی فتحیاب ہونگے۔

بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا" بلفظہ صفحہ ۸

اس کے علاوہ اہلحدیث مورخہ ۲ فروری سنہ رواں میں یوں رقمطراز ہیں کہ

"اوس فیصلہ کا اعلان آہ جس کے ذکر کئے بغیر ہی مرزا صاحب کے مریدوں کو تصور آ جاتا ہے جس کا عنوان تھا **"مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ"** جس میں صاف مرقوم تھا کہ مولوی ثناء اللہ میرے زندگی میں نہ مرے تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔ جسکو بدر مورخہ ۲۵ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء کے پرچہ میں **الہام** خداوندی سے قبولیت کا وعدہ **بتلایا** تھا۔ چونکہ یہ واقعات **صحیحہ** مرزا صاحب کی نبوت کی منافی ہیں" اسلئے مرزا صاحب صادق نہیں صفحہ ۲۔

اسیطرح کے سوال اخبار اہلحدیث مورخہ ۴ نومبر سنہ ۱۹۱۱ء میں کر کے جواب مانگا ہے کہ

اب ہمارا بھی حق ہے کہ کچھ پوچھیں امید ہے وہ (منگیری نامہ نگار بدر) یا اس کا کوئی دوست مددگار ہماری طرح ٹھنڈے دل سے جواب دینگے۔

(۱) جناب مرزا صاحب نے ۱۵ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء کو یہ دعا شائع کی تھی یا نہیں کہ ہم دونوں (مرزا صاحب اور خاکسار) میں سے جو جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں مرے"

(۲) مرزا صاحب کو عام طور پر خدائے ذوالجلال نے فرمایا تھا یا نہیں کہ اجیب کل دعائک الا فی شرکائک میں تیری سب دعائیں قبول کرونگا سوا اوس دعا کے جو تیرے قریبی رشتہ داروں

سے کے حق مین ہوگی)۔"

(۳) جو شخص اس معاملہ مین یعنے ۱۵ اپریل کی دعا کے متعلق خدا نے قبولیت کا وعدہ کیا تہا یا نہین؟

غرضیکہ ہر ایک اخبار اور کتاب مین مولوی صاحب امرتسری اور زیر دام افتادہ اپنی سب نے یہی راگ گائے جاتے ہین دیکہو اہلحدیث مورخہ ۱۷ جولائی شنہ صفحہ ۳ و ۴ و ۸ اگست شنہ صفحہ ۹ و مرقع اگست شنہ صفحہ ۵ و ۶ و مرقع اکتوبر شنہ صفحہ ۲۸ و ۳۰ و رسالہ دعا مرامشہ وغیرہ وغیرہ

الحمدللہ کہ مولویصاحب امرتسری نے اس معقول اور آسان راہ کو جو حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کے صدق وکذب کی معیار تہی "روغن بادام" اور مرکزی نقطہ قرار دیکر تمام مباحثات کا خاتمہ کر دیا۔ ہم نے بہی خدا کے فضل سے رسالہ احمدی مین اسی بحث کو اسقدر صاف کر دیا ہے کہ اس سے پہلے وہ اتنی صاف نہ ہوئی ہوگی کوئی اعتراض مخالف جماعت کا اس بحث کے متعلق نہیں چہوڑا جس کا قلع قمع نہ کر دیا ہو۔ مگر چونکہ وہ رسالہ ہنوز زیر طبع ہے۔ جو شاید ماہ اپریل کے شروع مین شائع ہوگا۔ اس لئے مناسب سمجہا کہ مولوی صاحب امرتسری کی بیقراری اور اضطراب کو جلدی ہی رفع کر کے آپ کو راہ حق وصواب دکہا دیا جاوے بنابرین ہم محض خدا کے فضل پر بہروسہ کر کے اور اسی کی عطا کردہ نصرت سے نہایت دلیری اور جرأت کے ساتہہ

مولوی ثناءاللہ صاحبکو چیلنج

کرتے ہین کہ اس "روغن بادام" یا مرکزی نقطہ پر اس عاجز کے ساتہہ بشرائط ذیل مباحثہ کرلین۔ اگر اس مباحثہ مین مولوی صاحب نے اپنے دعاوی متذکرہ صدر ثابت کر دئے جن کا خلاصہ یہ ہے کہ

(۱) ۱۵ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء والا اشتہار بحکم خداوندی مرزا صاحب علیہ السلام نے دیا تھا۔

(۲) خدا نے دعا مندرجہ اشتہار مذکور کی قبولیت کا الہام کر دیا تہا۔

(۳) احمدی مرزا صاحب علیہ السلام کی دعا کو قبول شدہ نہین مانتے

تو مین خدا کی قسم کہا کر کہتا ہون کہ آپ کو اس دعوے مین صادق مان لونگا اور حسب موقعہ کچہہ نقدی جس کی تعداد

یک صد روپیہ ہوگی

بطور یادگار فتح آپ کو اسی جلسہ مین بلا عذر پیش کر دونگا جس کو مباحثہ سے پہلے بتراضی فریقین کسی شخص کے پاس امانت رکہدیا جائیگا۔ اب اگر مین اس سے تخلف کرون تو لعنۃ اللہ علی الکاذبین کا مورد بنون اور اگر آپ اس سے کوئی راہ گریز اختیار کرین تو آپ بہی اسی آیت کے وعید مین داخل ہوسکے [illegible] مباحثہ میں جن مین فریقین کا نفع و نقصان مساوی ہے۔

(۱) یہ مباحثہ نہ دہلی مین نہ امرتسر مین بلکہ ان دونون شہرون کے درمیان جو شہر ہو اس مین ہوگا۔ اور میرے خیال مین وہ لدہانہ ہے اور محفوظ مکان ہوگا جہان عوام الناس داخل نہ ہوسکین۔

(۲) مباحثہ بجز اس "روغن بادام" یا "مرکزی نقطہ" کے کسی دیگر مسئلہ مین نہ ہوگا۔

(۳) حاضرین مین فریقین کے سامعین کی تعداد مساوی ہوگی کم وبیش نہین اور یہ تعداد سو سو سے کم نہو زیادہ جسقدر ہوجائے تو مضائقہ نہین مگر ہوگی برابر برابر۔

(۴) مباحثہ تحریری ہوگا۔ جیسا کہ آپ نے مولوی احمد رضا بریلوی کے ساتہہ تحریری مباحثہ منظور کیا تہا دیکہو اپنا دستخطی معاہدہ مندرجہ اہلحدیث مورخہ ۲۹ اپریل و ۶ مئی سنہ ۱۹۰۶ء

(۵) فریقین کا ایک ایک میر مجلس ہوگا جو اپنے اپنے فریق کی طرف سے تحریری طور پر حفظ امن کا ذمہ وار ہوگا۔

(۶) ایک ثالث علاوہ ان دو میر مجلسان کے ہوگا جس کا تقرر برضامندی فریقین ہوگا۔ اور ضروری ہوگا کہ وہ اگر مسلمان ہے تو خدا کی قسم کہا کر اپنا تحریری فیصلہ بحث کے خاتمہ پر لکہیگا اور اس فیصلہ پر مناظرین اور فریقین کے میر مجلسان کے دستخط بہی ہونگے۔ اگر بالاتفاق میر مجلسان و ثالث ایک ہی مضمون کا فیصلہ ہوا تو فریقین کو تسلیم کرنا ہوگا بصورت اختلاف کثرت رائے کو ترجیح ہوگی یعنے جس میر مجلس کے ساتہہ ثالث کی رائے متفق ہوجاوے وہ فیصلہ بہی قابل تسلیم ہوگا۔ میر مجلسان کو بہی خدا کی قسم کہا کر فیصلہ پر دستخط یا مباحثہ کے متعلق کسی تحریری رائے کے دینے کا حق ہوگا جو رائے مباحثہ کے متعلق بغیر خدا کی قسم کے کوئی ثالث یا میر مجلس دیگا وہ قابل وقعت نہ ہوگی انہی کے فیصلہ پر وہ سو روپیہ کی رقم دی یا واپس لیجائیگی۔

(۷) ہر ایک تحریر کی نقل بدستخط خود و تصدیق میر مجلسان فریق مقابل کو دیجاو یگی جس کی صرف نقل کرنے کے لئے ایک ایک مددگار ہونا چاہیئے۔

(۸) ہر ایک پرچہ بعد تحریر چہار ... ابہ مین کو مجیب ہی خود پڑھ کر سنائیگا بعد ازآن حوالہ فریق ثانی بغرض تحریر جواب بجواب کیا جائیگا۔

(۹) جس کا پہلا پرچہ ہوگا اوسی کا آخری پرچہ ہوگا۔

(۱۰) اس بحث مین تعداد پرچون کی صرف پانچ ہوگی ۸ یعنی کے تین منکر کے دو پرچے ہونگے۔

(۱۱) اس بحث مین آپ مدعی ہونگے کیونکہ آپ کا دعوے ہے کہ مرزا صاحب علیہ السلام کا اشتہار مورخہ ۱۵ اپریل بحکم خداوندی تہا اور اس کی قبولیت کا منجانب اللہ الہام بہی ہوچکا تہا۔ اور ہم اس کے منکر ہین کہ نہ وہ اشتہار بحکم خداوندی تہا نہ اس کی قبولیت کا کوئی الہام ہوا تہا۔ اس لئے بار ثبوت آپکے ذمہ ہوگا۔

(۱۲) تقرر مکان مباحثہ تاریخ مباحثہ و وقت مباحثہ وقت تحریر بتراضی فریقین ہوگا۔

(۱۳) کسی زبانی گفتگو کرنیکا مناظرین کو کوئی حق نہ ہوگا نہ کسی زبانی گفتگو کو قابل جواب سمجہا جائیگا۔

(۱۴) ثبوت دعوے میں اگر عقلی دلائل سے علاوہ نقلی استدلال سے فریق ثانی پر حجت قائم کرنی ہو تو وہ نقلی دلائل مسلمات خصم سے ہونگے نہ کہ اپنے مسلمات سے جو فریق مقابل پر حجت نہین۔

(۱۵) کوئی امر خلاف تہذیب اشارتاً یا کنایتہً کسی فریق کی طرف سے سرزد ہوا تو اس کی جواب دہی میر مجلسان کے ذمہ ہوگی جس کا ونہین اختیار ہوگا کہ ایسے شخص یا اشخاص کو جن سے کوئی حرکت خلاف تہذیب واقع ہوئی ہے مباحثہ سے نکال دین یا اون سے معافی منگوائین اور وہ معافی اوس فریق کے مناظر کی طرف سے ہوگی جس فریق کی توہین یا تضحیک کی گئی ہے اور میر فریقین کے میر مجلسان تحریر کرکے دستخط کرینگے تاکہ مباحثہ کی اشاعت کے وقت وہ تحریرین بہی ساتہہ ہی شایع کیجائین۔

(۱۶) اختتام مباحثہ پر جس مناظر کو مدمقابل کے جوابات سے اطمینان اور تسلی نہ ہوئی ہو اور استدلال پیشکردہ فریق ثانی یعنے مدعی یا منکر سے کسی طرح کا انکار ہو تو ایسے منکر مناظر کو خدا کی قسم کہا کر یہ لکہدینا ہوگا کہ میرے اعتراض یا سوال یا استدلال کا کوئی جواب یا صحیح جواب مدمقابل نے نہین دیا۔

یہ شرائط ہین جن کی بڑائی یا بہلائی کا اثر کسی فریق پر کم و بیش نہین بلکہ مساوی ہوتا ہے مولوی صاحب امرتسری سے ہماری التماس ہے کہ وہ ان شرائط پر بجسے "روغن بادام" پر مباحثہ کر لین۔ اگر ان شرائط مین کوئی کمی بیشی یا ترمیم ہو وہ چاہین تو تحریر مطبوعہ کے ذریعے ہمین مطلع فرماوین بشرط معقول ہونے اور فریقین پر مساوی اثر انداز ہونے کی ہم منظور کرینگے ورنہ بدلائل اوس کا جواب عرض کر دینگے۔

(نوٹ) ایڈیٹر صاحب بدر و الحکم بہی ہمارے اس چیلنج کو اپنے معزز خریدارون مین نقل فرماکر مشکوری کا موقعہ بخشین۔

دہلی مین واٹر ٹیکس

اخبار "ہندوستان" نے "دہلی مین پانی کا محصول دوچند" کے عنوان سے جو نوٹ ۶ فروری کے پرچے مین لکہا ہے اوس مین ظاہر کیا ہے "دہلی کی میونسپل کمیٹی پر پایہ تخت کی تبدیلی سے جو بوجہ بہاری اخراجات کا پڑا ہے۔ اس کی وجہ سے اس نے شہر مین نل کے پانی کا محصول دوچند کر دیا ہے"۔ یہ وجہ ایزادی واٹر ٹیکس کی نہین ہے بلکہ قبل ازین جو ٹیکس پانی کا تہا وہ بروئے حساب ثابت ہوگیا ہے کہ اخراجات و مصارف واٹر سے بہت کم تہا جسکے باعث میونسپلٹی کو بہت خسارہ اوٹہانا پڑا۔ اسلئے حساب کرکے اور پوری دیکہہ بہال کے بعد سکرٹری صاحب میونسپلٹی نے سمجہا دیا کہ سابقہ ریٹ بہت کم اور باعث نقصان ہے جس کا انجام بیحد خسارہ اٹہانا ہوگا۔ پس جدید ٹیکس اس نقصان کو پورا کر سکیگا۔ سو نہ صرف دوگنا بلکہ ڈہائی گنا ٹیکس لگایا گیا ہے ہمارے مکان مین بہی نل لگا ہوا ہے جس کا سابقہ ٹیکس ۸ ماہوار تہا اب عہ ماہوار مقرر ہوا ہے پایہ تخت کی تبدیلی اس کا باعث نہین ہے۔

پیرزادے

تونسہ شریف مین آجکل پیرزادونکی آپس مین لگی ہوئی ہے اور نوبت عدالت تک پہنچ گئی ہے خواجہ محمد حامد صاحب خواجہ اللہ بخش صاحب مرحوم کے پوتے اور خواجہ حافظ محمد موسےٰ صاحب مرحوم کے بیٹے ہین۔ جو آجکل گدی نشین ہین۔ دوسرے فریق مین خواجہ محمد محمود ہین۔ جو خواجہ اللہ بخش صاحب کے صاحبزادہ ہین۔ بنائے تنازعہ جدی جائداد ہے۔ کیا ہی اچہا ہوتا کہ جو یہ صاحبان گہر مین ہی سمجہہ لیتے۔

نیوگ سے تنفر کا اظہار

۵ فروری کے اندر مین آریہ سماج کا افتخار مہاتما منشی رام جی کا دہرم پتر مہاشتہ دہرمپال ذیل کا نوٹ لکہتا ہے جس سے نیوگ جیسے حیا سوز مسئلہ کا غیرت انسانی کے خلاف ہوتا صاف ترشح ہوتا ہے چنانچہ وہ اس نوٹ کو بلا کسی ریمارک کے ہم بجنسہ ہدیہ ناظرین کرتے ہین وہ یہ ہے۔

کیا یہ نیوگ سے بھی گئی گذری بات ہے

لالہ منشی رام نے پنڈت آتما رام ویدی کے ایک دوسری عورت کے ساتہہ باقاعدہ شادی کرنے پر عجیب ہتک آمیز پیرایہ مین حملہ کیا اور کردیا ہے۔ ہم نہین کہہ سکتے کہ ویدی صاحب اس حملہ کا کیا جواب دین گے۔ لیکن اتنا ہم ضرور کہین گے۔ کہ جس صورت مین کہ لالہ منشی رام اس معاملہ کو تسلیم کرتے ہین کہ اگر نوجوان سے عالم شباب مین رنڈوا ہو جائے تو وہ دوسری عورت سے نیوگ کر سکتا ہے۔ اس صورت مین اگر پنڈت آتما رام ویدی نے بجائے نیوگ کے دوسری عورت کے ساتہہ باقاعدہ شادی کرلی۔ تو کیا ویدی صاحب کی یہ حرکت نیوگ سے بہی گئی گذری ہوگئی ہے۔ راجہ جسرتہہ کے دو چہوڑ تین بیویان نہین یا گیہ دیکہ رشی کی بہی دو استریان نہین ہ ہم نے تو سنا ہے۔ کہ ویدی صاحب کی دوسری بیوی کو لالہ منشی رام نے ہی منتخب کر کے ویدی صاحب کے پاس روانہ کیا تہا۔ اور وہ ایسی لایق ہین کہ راولپنڈی آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر وہ ایک دفعہ اسی پلیٹ فارم پر سے لالہ منشی رام کے پہلو بہ پہلو لیکچر بہی دے چکی ہین اور لالہ منشی رام ان کے لیکچر مین سر ہلاتے تہے اور جہومتے تہے۔ کیا ایسی عالمہ لیڈی پر لالہ منشی رام کا حملہ کرنا محض فضول نہین ہے۔ اگر ہم یہ بہی فرض کرلین کہ ان دونون میان بیوی سے کسی قسم کی کوئی لغزش ہوئی ہو۔ تو کیا لالہ منشی رام سینہ پر ہاتہہ رکہکر یہ کہہ سکتے ہین کہ ان کا اپنا جیون بالکل نردوش رہا ہے اور کہ انہون نے کبہی بہی کوئی لغزش نہین کہائی ہے"۔

اشد ضرورت ہے

ہمارے ناظرین مین سے اگر کسی صاحب کے پاس حضرت اقدس عالیجناب مسیح موعود علیہ السلام کے اشتہارات کا فائل مکمل ہو تو ان مین سے دو اشتہارون کی نقل کر کے یا اصل ہی ایک ہفتہ کے واسطے ہمارے پاس بہیجدین ہم بعد اندراج کتاب بجنسہ فرستندہ کو بہیجدینگے۔ ہمین ان ذیل کے دو اشتہارون کی اشد ضرورت ہے۔

ایک اشتہار مورخہ ۲۲ مارچ سنہ ۱۸۸۶ء مطبوعہ چشمہ فیض قادری پریس انبالہ کا ہے جو تولد پسر موعود کے متعلق ہے۔

دوسرا ۱۸ مئی سنہ ۱۸۸۸ء کا در بارہ فتح شیخ عیسائی کے ہے۔ اگر نقل بھیجین تو نہایت صحیح اور حرف بحرف مع تاریخ و نام مطبع وغیرہ ہونی چاہیئے۔

ایڈیٹر کی ڈاک

شیخ محمد افضل خان صاحب ہوشیارپور

آپ ادعیۃ القرآن کی بابت قاضی ظہور الدین صاحب اکمل کو دفتر تشحیذ الاذہان قادیان ضلع گورداسپور کے پتہ سے لکہکر دریافت کرین یہ کتاب وہان سے ملیگی۔

مولوی عبد العزیز صاحب سہارنپور

رسالہ احمدی جنوری و فروری سنہ روان کا بشمول کتب الفاظی آپ کو پہونچ چکا ہے جس کا وی۔پی عہ/ کا آپ کے نام بھیجا گیا تہا۔ ان کتابون مین دیکہین تو مل جائے گا۔

پتہ و نام نامعلوم

ایک صاحب تحریر فرماتے ہین کہ سال حال کا چندہ الحق و احمدی کا دو دفعہ وصول ہوا ہے لہذا آیندہ سال صرف احمدی کی قیمت باقی رہیگی ایک دفعہ تین روپیہ کا وی۔پی ملا اور ایک دفعہ ڈہائی روپیہ کا" اس مضمون سے کچہہ پتہ نہین لگتا کہ یہ کن صاحب نے کارڈ بھیجا ہے۔ نام درج نہین ڈاک خانہ کی مہر مشکوک ہے جو پڑہی نہین جاتی۔ لہذا براہ مہربانی جس صاحب نے یہ کارڈ بہیجا ہے وہ اپنا نام اور پتہ تحریر فرماوین تو معلوم کیا جائے گا کہ کس طرح دو دفعہ ان سے قیمت وصول ہوئی ہے۔

منشی غلام حسین صاحب

وکیلیانوالہ آپ کی نصیحت مخلصانہ کا شکریہ ادا کرتا ہون جزاکم اللہ۔ اوسی روز سے آپ کی نصیحت پر عمل شروع کر دیا ہے۔ رسالہ احمدی جنوری و فروری سنہ ۱۲ کا بذریعہ وی۔پی جس مین ۵ جنوری کا الحق بہیجا گیا تہا عہ/ کا وی پی تہا ارسال ہو چکا ہے۔ آپ دیکہہ لین۔

کو نصاب امتحان سے اب خارج فرماوے اور اگر سیتا رام کی کہانی ایسی ہی دلچسپ اور بلحاظ انشاپردازی ایسی ہی شستہ و رنگین سمجھی جاتی ہے کہ اس کا پڑھنا افسروں نے اشد ضروری ہو تو پھر اس ناپاک ہذیان کو اس میں سے حذف کیا جاوے گا۔ جس نے حضور ملک معظم کی سات کروڑ ارادت کیش اہل اسلام رعایا کی وفاداری پر ایک ذلیل اور غلیظ بہتان باندھ کر ان بیگوشیان دولت ابدمدت برطانیہ کی روح کو سخت صدمہ پہنچایا۔

عام خبرین

لندن - ۷ فروری عنقریب کچھ مسودے جو پارلیمنٹ میں بحث کے لئے آنے والے ہیں ان میں انڈیا بل ہے۔ جسکی رو سے ان انتظامی تبدیلیون کی منظوری مہر لگائی جاوے گی۔ جن کا اعلان دربار دہلی میں ہوا تھا۔ مسودہ میں ہے کہ دہلی ہندوستان کا دارالخلافہ قرار دیا جاتا ہے۔

دہلی اور اس کے گرد و جوار کا علاقہ ایک خاص صوبہ قرار پاکر گورنمنٹ ہند کے زیر انتظام رہے گا۔ اسکا رقبہ ایکسو اسی مربع میل ہوگا میرٹھ کا تھوڑا سا علاقہ بھی اس میں شامل کیا جائیگا۔

اخبار انگلش مین بمبئی کے مالکوں سے خان ہوتی کے مقدمہ میں اظہار رائے کرنیسے جو توہین عدالت سمجھا گیا وکیل ملزم کی استدعا پر عدالت نے جواب طلب کیا ہے۔

خان ہوتی پر جو مقدمہ اغوا دائر ہوا تھا وہ بعد تحقیقات عدالت ابتدائی نے سشن سپرد کر دیا ہے اور خان مذکور ۲۰ ہزار کا مچلکہ ۲۰ ہزار نقد کی ضمانت پر تا فیصلہ مقدمہ بمبئی میں ہی رہیگا۔

دیپال پور سے لالہ منشی رام - پرکاش ہندوستان میں جنگ سلول کی خوب تیاریاں ہو رہی ہیں۔ یعنی آریہ سماج میں بے چینی خانہ جنگی۔

اخبار وکیل امرتسر کے مالک شیخ غلام محمد صاحب کا ۲ر فروری کو انتقال ہوا۔ لاہور کے ہسپتال میں جگر پر اپریشن کرانے سے جان بر نہ ہو سکے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ شیخ صاحب اچھے آدمی تھے۔

قادیان کے نوجوان احمدی مولوی شیخ تیمور ایم۔ اے سلمہ علیگڈھ کالج میں پروفیسر مقرر ہو گئے ہین۔ (دشمنو! کمو رنج)

دہلی میں اراضیات زرعی و سکنی کے تشخیص معاوضہ کا کام شروع ہو گیا ہے اور میجر بیڈن صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر دہلی جو کہ دو سال ہوئے دہلی کے بندوبست کو بڑی قابلیت سے ختم کر کے گئے تھے اس کام پر سرگرمی اور دانشمندی سے لگے ہوئے ہین۔ یہ ان اراضیات کا معاوضہ ہوگا۔ جو جدید دارالخلافہ کی آبادی کیلئے کام آویگا۔

طرابلس الغرب محاصرہ حدیدہ کے متعلق روئٹر الکبری کا ایک تار مظہر ہے۔ سرکاری طور پر بیان کیا جاتا ہے کہ بلاکیڈ کے اعلان کے وقت صرف ایک جہاز جو حدیدہ میں تھا وہ بمبئی پرشیا اسٹیم نیویگیشن کمپنی کا اسٹیمر محمدی تھا۔ جس کو اپنا آٹے کا بار خشکی پر اتارنے کی اجازت دیگئی اگرچہ آٹا سخت ممنوعات جنگ میں تھا۔ محمدی کو اس کی بھی اجازت دیدیگئی کہ وہ کئی مسافرون کو سوار کرے۔ ایک اور اسٹیمر کو بھی عدن کے حکام کی درخواست پر حدیدہ جانے اور تمام برٹش رعایا کو اس کے مال و اسباب سمیت لے آنے کی اجازت دیگئی۔

ایران و روس و برطانیہ برٹش اور روسی وکیلون نے ایرانی گورنمنٹ کو رائے دی ہے۔ کہ شاہ معزول کو ایک وظیفہ اور اس کے رفقا کو جان بخشی اس شرط پر دی جاوے کہ بلا تاخیر ایران سے باہر چلے جائیں۔

حاذق الملک حکیم اجمل خان صاحب نے جو میموریل گورنمنٹ بمبئی کی خدمت میں طبی رجسٹریشن بل کی ترمیم کے متعلق بھیجا تھا اسکی تائید کونسل کے اکثر غیر سرکاری ممبر کرنے پر آمادہ ہین۔

مسٹر حاجی بخش الہی سوداگر سگرٹ نے ۱۲ ہزار روپیہ یونیورسٹی فنڈ میں دیا ہے۔

۲ر فروری نماز جمعہ کے بعد تین ہندو مرد اور دو ہندو عورتین بلا ترغیب خاطر جناب امام صاحب جامع مسجد دہلی کے دست مبارک پر مشرف باسلام ہوئے۔ خدا استقامت بخشے۔

ہاتھی کی تصویر سے غلط فہمی ہونیکے باعث بمبئی کی ٹکسال میں نیا روپیہ ڈھل رہا ہے۔ لیکن وہ سال آئندہ میں مروج کیا جائیگا۔

پایونیر کو خبر ملی ہے کہ پارلیمنٹ میں ہندوستان کی جدید انتظامی تغیرات پر جو بحث ہوگی اس کو ہاوس آف لارڈز میں لارڈ کرزن شروع کرینگے اور لارڈ مارلے ان کے اعتراضات کا جواب دینگے۔

شہنشاہ معظم وملکہ معظمہ کی سواری کا شاندار جلوس لندن کی سڑکون مین سے جو خوب آراستہ کی گئی تھین - گذرا - باوجود کہر پڑنے کے ملک معظم وملکہ معظمہ کھلی گاڑی مین متمکن ہوئے - شاہ معظم نے امیر البحر کی وردی زیب تن فرما رکھی تھی - اور ملکہ معظمہ سمور کی پوشاک پہنے ہوئے تھین - شاہ وملکہ لندن کے شاندار خیر مقدم پر مسرور نظر آتے تھے - محل مین پہونچنے کے بعد آپ ایک انبوہ کے نعرہ شادمانون کی آوازون پر برآمدہ مین آئے - اور پانچ منٹ تک سب کے سلام کا جواب دیتے رہے - اس موقعہ پر لوگون نے بڑی گرمجوشی سے اظہار عقیدت کیا - ٹوپیان اوچھالین اور رومال چھڑیون مین باندھ کر ہلائے - پھر ویسٹ منسٹر مین ایک بڑا مجمع ہوا - جہان حضور ممدوحین کے بخیریت واپس آنے پر خاص نماز ادا کی گئی -

تمام ہندوستان نے اس خبر کو نہایت خوشی سے سنا کہ ملک معظم کا جہاز ”مدینہ“ سیر وسیاحت ختم کرنے کے بعد ۵ فروری کو وقت مقررہ سے چودہ گھنٹے پیشتر لندن مین پہنچا - قوم نے نہایت دہوم دہام سے اعلیحضرت کا استقبال کیا -

گورنمنٹ ہند نے اعلان کیا ہے کہ جزیرہ لکادیپ اور مینیکوے صوبہ مدراس سے ملحق کئے گئے ہین -

آنریبل چودہری محمد اسمعیل صاحب زمیندار چورمڑہی (مشرقی بنگال) نے اپنی تمام جاگیر جس کی آمدنی چون ہزار روپیہ سالانہ ہے اس غرض سے وقف کی ہے کہ آمدنی سے مسلمان طلباء اعلی تعلیم حاصل کرنے کے لئے یورپ کو بھیجے جائین - اس مین سے بارہ ہزار روپیہ کی آمدنی انہون نے اپنے گزارہ کے لئے رکھی ہے ان کے بعد ان کی بیوی کو بھی گزارہ کے لئے وظیفہ دیا جائیگا پھر کل رقم بھی وقف مین شامل ہوجائیگی -

ہز اکسلنسی لیڈی ہارڈنگ کے بھائی کی علالت کی وجہ سے ہز اکسلنسی لارڈ ہارڈنگ صاحب بہادر ویسرائے ہند نے ۱۲ فروری کو لکہنو تشریف لانا ملتوی فرمایا تھا - اب امید ہے کہ حضور ویسرائے ۱۹ ماہ حال مین لکہنو تشریف لائینگے -

گورنمنٹ ہند اسبات کی تحقیقات کر رہی ہے کہ لنکا اور ہندوستان کے درمیان پل آدم کے ذریعہ سے ریل جاری ہوسکتی ہے یا نہین تجارتی انجمنین اس تجویز کے خلاف ہین -

منقولات

پردے کے فائدے

”گذشتہ سے پیوستہ“

چھٹا فائدہ یہ ہے کہ پردہ داری سے بدکاری گھٹ جاتی ہے دیکھو یورپ مین جب عورتون کو پوری آزادی دی گئی - تو اس کا نتیجہ یہ ہوا - کہ ان کو عورتون اور جوانون کی حفاظت کیلئے کسبی خانے کہولنے پڑے - تاکہ مرد جب راستے مین حسین وجمیل عورتون کو دیکھین - اور ان کی شہوت نفسانی جوش مین آئے - تو وہ وہان جاکر اپنی رفع حاجت کر لیا کرین - لیکن اگر بجائے اس کے پردہ داری کے قائل ہوجائین - اور اس کا التزام کر لین - تو اس ناگہانی بلا سے محفوظ ومامون رہین - اور ان کسبی خانون کے کہولنے کی ضرورت نہ پڑے - اور یہ ظاہر اور روشن ہے کہ ایک چیز سے بچنا اور پھر اسی مین جا پڑنا نہایت ہی نقصان دہ اور باعث ضرر وزیان ہے -

اب ہم اپنے قول کی تائید مین فاضل مذکور کا قول بحوالہ اخبار **شجرۃ الدر** نقل کرتے ہین - کہ وہ اپنی کتاب مین بیان کرتا ہے - ”ہماری لڑکیان اگر گہرون مین خدمتگار بن کر کام کرین - مثل خدمتگارون کے کام کرین - تو اس سے بہتر ہے - کہ وہ معاملات مین مشغول ہون - کیونکہ لڑکی معاملات کے مشغلہ مین پڑکر ایسی آلائشون آلودہ ہوتی ہے - جو اس کی حیات ابدی کی رونق کو دور کر دیتی ہے - کاش ہمارے ممالک بھی ممالک اسلام کی طرح سے ہوتے - جہان شرم وحیا - عفت وطہارت لونڈیون اور خدمتگارون کا لباس ہین - جو چین سے زندگی بسر کرتے ہین اور اس طرح رہتے سہتے اور لین دین کرتے ہین - گویا صاحب خانہ کی اولاد ہین - اور ان کی آبرو پر کسی قسم کا دہبا نہین لگتا - ہان یہ بات اہل انگلستان کے لئے باعث عار وشرم ہے - کہ وہ اپنی لڑکیون کو مردون کے ساتھ بکثرت میل جول رکہنے سے صفات رذیلہ کا نمونہ بناتے ہین - پس ہم کیون نہ یہ کوشش کرین کہ ہماری لڑکیان موجودہ مشغلون کو چھوڑ دین - اور وہ کام کرین - جو ان کے فطرت طبعی کے مطابق ہے - اور جس کا آسمانی کتابون نے ہی حکم دیا ہے - کہ وہ گھرون مین رہین - اور مردون کے کام مردون

ہی کے سپرد کرین۔ تاکہ ان کی شرافت صحیح و سالم رہے"۔

نیشنل خبر اخبار ہندو گورنمنٹ نے لارڈ کلک کے قول کو اخبار اِنگلش سے نقل کیا ہے۔ کہ وہ صاحب فرماتے ہین "کہ اختلاط اور باہمی میل جول کو مرد پسند کرتے ہین۔ اسی وجہ سے عورتین اپنی فطرت کے برخلاف خواہشین کرنے لگتی ہین۔ اور جون جون اختلاط زیادہ ہوتا جاتا ہے اولاد زنا کی بھی اتنی ہی کثرت ہوتی جاتی ہے۔ اور اس مین جو سخت برائیان اور عظیم فساد عورت کے لئے ہین۔ وہ پوشیدہ نہین۔ بلکہ ظاہر و آشکار ہین۔ کاش ان لڑکیون کے باپ ان فسادون پر نظر کرین۔ اور ان رویون پر فریفتہ نہ ہون۔ جو ان معاملات کے ذریعہ ان کی لڑکیان کما کر لاتی ہین۔ اور ان افعال کی مرتکب ہوتی ہین۔ جن کا ہم نے ذکر کیا۔ پس ان کو چاہئے۔ کہ اپنی لڑکیون کو تعلیم دین۔ کہ غیر مردون سے الگ رہین۔ جبکہ مردم شماری نے ہم کو بتا دیا ہے۔ کہ مردون اور عورتون مین جون جون اختلاط اور میل جول ہوتا جاتا ہے۔ اتنی ہی اولاد زنا کی بھی کثرت ہوتی جاتی ہے"

دیکھو حرام کی اولاد جننے والی وہی عورتین ہین۔ جو معاملات مین مشغول رہتی ہین۔ اور گھرون مین خدمتگاریان کرتی ہین۔ اور اکثر وہ شریف زادیان ہین۔ جن پر غیر مردون کی نظرین پڑتی رہتی ہین۔ اور اگر طبیب لوگ نہ ہوتے جو دوائین دیکر حمل ساقط کر دیتے ہین۔ تو موجودہ تعداد سے چند در چند زنا کی اولاد دکھائی دیتی۔

افسوس ہماری کمینگی اور دنائت اس درجہ کو پہنچ گئی ہے جس کا تصور امکان سے خارج ہے۔ اور یہ حالت ہو گئی ہے کہ ہمارے ملک کا کوئی شخص کسی لڑکی کو نہین دیکھتا۔ جس کے پاس زنا کے بچے نہ ہون۔ جن کے کاروبار سے وہ نفع اٹھاتا ہے۔ اور یہ بلحاظ تمدن اور معاشرت کے اعلےٰ درجے کی پستی اور تنزل ہے۔ خیال کیا جا سکتا ہے۔ کہ اس عورت نے کس قدر مصیبتین اور دکھ اٹھا کر ان بچون کو پالا ہوگا۔ اور جس شخص کو اس نے اپنا (ناجائز) شوہر بنایا تھا۔ وہ ان بچون کی طرف کبھی نظر اٹھا کر بھی نہین دیکھتا۔ اور ان کے لئے کی چیز کا ضامن و ذمہ وار بنتا ہے۔ افسوس صد افسوس! ان جوان عورتون کی اس بدحالت پر۔۔۔۔ انتہی۔

جب تم کو شرعی پردے کی کیفیت معلوم ہو گئی تو اس سے تمہاری سمجھ مین آسکتا ہے۔ کہ عورت کو ان تعلیم کے حاصل کرنے سے کوئی روک ٹوک نہین ہے۔ جس کے حاصل کرنے کی اس کو ضرورت ہے۔ مثلاً سعادت دین و دنیا۔ کے حاصل کرنے کے لئے دینی مسائل۔ اور واجبی امور۔ فرائض منصبی۔ اور وہ حقوق جو اس کے اوپر لازم ہین۔ اور جو اوروں کے اس پر ہین۔ اور تربیت اولاد۔ اور انتظام خانہ داری کی کیفیت۔ اور نیک اخلاق و آداب وغیرہ۔ اور ان چیزون کے حاصل کرنے کے لئے اس کو اس آزادانہ مخالفت اور میل جول کی بھی ضرورت نہین پڑتی۔ جو معترض کا منشا اور غرض ہے اور اس کو وہ مسلمان عورتون کے لئے چاہتا ہے۔

مین نہین جانتا کہ معترض صاحب نے اس پردہ داری مین کونسی خرابی دیکھی۔ کیا وہ نہین دیکھتا۔ کہ پردہ نشینی عورتون کو حمام مین جانے اور ماتم اور مجلس مین حاضر ہونے سے نہین روکتی۔ تو یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ وہ پردہ نشینی کی وجہ سے مدرسون اور مکتبون مین جانے سے روکی جائین۔ جبکہ عزت و آبرو کا کھٹکا اور کسی قسم کے فتنہ فساد کا ڈر نہ ہو۔ نہین معلوم کہ وہ پردہ کونسا ہے جس کو معترض صاحب نے اپنے گمان مین فرض کر رکھا ہے جو عورتون کو ہوا خوری کرنے اور اپنی سہیلیون اور ہم جنسون کے ملنے اور ان سے صحبت رکھنے اور ان سے علم حاصل کرنے سے روکتا ہے۔ اگر اس سے اُن کی مراد شرعی پردہ ہے تو ہم نے مذکورہ بالا مضمون مین واضح طور پر بیان کر دیا ہے۔ کہ وہ ان امور سے ہرگز ہرگز مانع نہین ہے۔ اور معترض صاحب کی مراد پردہ شرعی سے نہین ہے۔ بلکہ اس کے سوا کچھ اور مقصود ہے۔ اور اسلام کے ماسوا مشرقی عادات و اطوار پر اعتراض ہے۔ تو اس کا جواب دینا ہمارا فرض نہین ہے۔

جہاد وید مولوی ثناء اللہ نامی ایک امرتسری مُلّان کی تصنیف ہے جس نے ویدون سے جہاد کی تعلیم کو ثابت کرنا چاہا ہے۔ کسی نے کبڑی سے پوچھا تھا کہ تم کیا چاہتی ہو؟ جواب مین بولی کہ ساری دنیا کبڑی ہو جاوے۔

سچ تو یوں ہے کہ ان ملانون کو جب ٹکون کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو وہ مسلمانون کے جذبات کو ویدون کے برخلاف بھڑکا کر ایسی ہی اَناپ شناپ کتابین لکھا کرتے ہین چنانچہ یہ کتاب بھی ایسی ہی بکواس کا ایک نمونہ ہے۔ اور اسی شخص کے مطالعہ کے لائق ہے جس کو ویدون سے خدا واسطے کا بیر ہو۔

جھنگ سیال

حلال و حرام جانوروں کا گوشت جس مین سور کا بھی گوشت شامل تھا اپنی رعایا کو کھانے کا حکم دیا۔ چونکہ یہودی قوم مین سور کا قطعی حرام ہونا مسلم ہے اسلئے اس قوم کے ایک فقیہ معزز عالم نے اس ناپاک گوشت سے انکار کر دیا اس انکار کی وجہ سے وہ یہودی عالم قتل کیا گیا اور ایک ضعیف عورت جس کے سات بیٹے تھے منکر ہو گئی وہ بھی معہ اپنے ساتون فرزندون کے ماری گئی"۔

دیکھو غیرت ایمانی نے کہان تک قوت بخشی کہ اپنی جانین خدا کی راہ مین قربان کر دین مگر خدا کا حرام کردہ خنزیر کا گوشت نہ کھایا خوبی یہ کہ یہ بیان ایک پادری صاحب کی قلم سے تحریر شدہ ہے جس کو پڑھکر عیسائیوں کو شرمندہ ہونا چاہئے خصوصاً ہمارے سائل صاحب کو زیادہ خیال کرنا ضرورت ہے۔

رہی اناجیل مروجہ اور سوآر کا گوشت

انجیل متی مطبوعہ ۱۸۶۵ء باب ۲۳ آیت اول۔ صفحہ ۷۹ سطر ۵ مین لکھا ہے۔ تب یسوع لوگوں اور اپنے شاگردوں سے کہنے لگا کہ فقیہہ اور فریسی موسےٰ کی گدی پر بیٹھے ہین اس لئے جو کچھہ وے تمہین ماننے کو کہین مانو اور عمل مین لاؤ انتہی۔

پادری عمادالدین اپنی تفسیر انجیل متی مطبوعہ ۱۸۷۵ء کے صفحہ ۲۹۷ سطر ۲ مین لکھتا ہے۔ پس اس لئے کہ موسےٰ کی گدی پر ہین اور شریعت سکھلاتے ہین تو سب کچھہ جو ماننے کو کہین مانو انتہی۔

ظاہر ہے کہ شریعت سے مراد توریت مقدس ہے اور توریت سے خنزیر کا حرام ہونا اظہر من الشمس ہے اور یہی شریعت کے احکام علماء یہود سکھلاتے کہ تم حلال و حرام مین تمیز کرو دیکھو احبار باب ۱۰ آیت ۱۰ چونکہ خنزیر حرام اور ناپاک ہے اس کے ناپاک گوشت سے قطعی پرہیز کرو۔ اور سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ ارشاد فرمانا کہ فقیہہ اور فریسی موسےٰ کی گدی پر بیٹھے ہین جو احکام توریت کے فرمائین اُن کو دل و جان سے مانو قبول کرو فقیہوں اور فریسیوں کے وعظ کا خلاصہ مطلب خنزیر کی صریح حرمت از روئے توریت بیان کرنا تھا جس کا بقول حضرت مسیح حوارین کو ماننا فرض ہو گیا خنزیر کا قطعی حرام ہونا مسیح کے شاگردون کو قبول کرنا پڑا۔

ناچار عیسائیون کے بڑے مجتہد میاں پولوس کو بتقلید علماء یہودیہ کہنا ضرور ہوا۔ کہ جو کچھہ قصابون کی دوکانون مین بکتا ہے سو کھاؤ انتہی۔

خط اول قرنیتوں باب ۱۰ آیت ۲۵

یہ بات کسی تاریخ دان پر پوشیدہ نہین ہے کہ ملک کنعان کے اندر اور زمانہ حوارین مین قصابوں کی دوکانوں پر سور کا ناپاک گوشت فروخت نہین ہوتا تھا ظاہر ہے کہ میاں پولوس کا اپنے زمانہ مین بندگان خدا کو سور کے ناپاک گوشت سے بچانے کے لئے تاکید فرمانا کہ قصابوں کی دوکانوں مین جو شرعی طور سے جانور ذبح ہوتے ہین ان کے سوا کسی قسم کا گوشت کھایا نہ جاوے۔ اسی غرض سے تھا کہ سور حرام ہے۔

اور مطابق فرمودہ میاں پولوس کے حضرت پطرس حواری اپنا رویا۔

اعمال باب ۱۱ آیت ۵ مین یون فرماتے ہین کہ جب مین یافہ کے شہر مین دعا مانگ رہا تھا۔ بیخودی مین آکے ایک رویا دیکھا کہ ایک چیز جیسے بڑی چادر جس کے چارون کونے آسمان سے لٹکتے تھے۔ اتر کے مجھہ تک آئی جب مین نے خوب دیکھکے غور کیا زمین کے چارپائے اور جنگلی جانور اور کیڑے مکوڑے اور ہوا کے پرندے اس مین دیکھے اور مین نے ایک آواز سنی کہ مجھے کہتی ہے۔ اے پطرس اٹھہ ذبح کر اور کہا تب مین بولا اے خداوند ہرگز نہین کیونکہ کوئی حرام یا ناپاک چیز میرے منہ مین نہین گئی۔ تب جواب مین دوسری بار آسمان سے مجھے آواز آئی کہ جسے خدا نے ناپاک کیا تو حرام مت کہہ۔

دیکھئے حضرت پطرس حواری نے اپنے آبائی عقیدہ پر قائم ہو کر پاک اور ناپاک میں امتیاز کرتے ہوئے اپنی زبان سے یہ فرمایا کہ حرام یا ناپاک چیز منھ میں ہرگز نہیں گئی یعنی میں ہمیشہ حلال جانوروں کا گوشت کھایا کرتا ہوں اس کے جانوروں میں تو بعض حرام جانور بھی ہیں ان کو نہیں کہا سکتا اس پر یہ آواز آئی کہ جسے خدا نے پاک کیا ہے تو حرام مت کہہ۔ یہ آواز الٰہی آواز نہیں تھی بلکہ شیطانی القا تھا دلیل اس پر یہ ہے کہ حضرت پطرس نے کسی پاک اور حلال جانور کو حرام نہیں ٹھیرایا تھا جو پطرس کو بطور تنبیہ کہا جاتا کہ اے پطرس جسے خدا نے پاک کیا تو حرام مت کہہ۔ یہ القا شیطان ہمیشہ از روے بائبل اکثر بزرگوں کو ہوتا رہا ہے بلکہ شیطانی طاقت کو تو نعیمن بائبل نے یہانتک تسلیم کیا ہے کہ شیطان اپنی شکل نوری فرشتوں سے تبدیل کر سکتا ہے۔ دیکھو خط دوم قرنتیو باب ۱۱ آیت ۱۴۔

پس بیان مذکورہ بالا سے بخوبی معلوم ہو گیا کہ حضرت پطرس حواری حلال و حرام پاک و ناپاک میں بموجب اخبار باب ۱۰ آیت ۱۴ کے امتیاز کرتے تھے۔ جیسے سور کا ناپاک گوشت کھانا پطرس کے نزدیک قطعی حرام ثابت ہوا۔

افسوس عیسائیوں کی ایمانی حالت پر احکام الٰہی مندرجہ توریت و انجیل دربارہ حرمت خنزیر آنکھیں بند کر کے پاؤں سے تلے کچل رہے ہیں۔ اور سور کے ناپاک گوشت کھانے کا عیسائیوں میں یہانتک رواج ہو گیا ہے کہ اخباروں میں عام اس کا چرچا ہونے لگا۔ چنانچہ اخبار آرمی نیوز لودیانہ مورخہ ۲ جولائی مطبوعہ ۱۹۱۰ء جلد ۴ نمبر ۲۷ صفحہ ۱۲ کالم دوم سطر ۲ میں لکھا ہے کہ ایک قصاب مسٹر جوناتھن اوگڈن امریکن کے کارخانہ میں صرف ایک سال کے اندر ایک کروڑ خوک مارا جاتا ہے۔

اور یورپین خنزیر خوروں کے خوش کرنے کے لئے پادری عماد الدین نے اپنی کتاب نغمہ طنبوری مطبوعہ آفتاب پنجاب کے صفحہ ۱۰۱ میں لکھ مارا ہے کہ سور کا گوشت نہ حرام ہے نہ نجس جیسے بکری یا بھیڑ کا گوشت پاک ہے ویسے ہی وہ بھی ایک گوشت ہے جس کا دل چاہے کہانے اور جس کا جی چاہے نہ کہاوے۔

پھر پادری عماد الدین صاحب اپنی دوسری کتاب ہدایت المسلمین مطبوعہ ۱۸۶۸ء کے صفحہ ۲۴۴ سطر ۶ میں لکھا ہے کہ ہر ملک کی طبائع جدے جدے ہوتے ہیں کسی ملک میں کتا اچھی چیز ہے اور کسی ملک میں سور اچھی اور عمدہ چیز ہے۔

کیوں اے ناظرین دیکھا آج کی کلیسا کا پاسبان پادری عماد الدین کس دلیری سے کلام خداوندی مندرجہ توریت و انجیل کو پاؤں سے پامال کر کے خدا کے حرام کردہ خنزیر اور نجس العین کتے کا گوشت اپنے ہمخیال عیسائیوں کے سامنے رکھ رہا ہے اور خوبی یہ کہ جس خنزیر کے گوشت کو خداوند تعالیٰ اپنے کلام توریت میں ناپاک ٹھیرا کر خنزیر کے چھونے تک کی ممانعت فرما رہا ہے پادری عماد الدین خوف خدا دل سے نکال کر اس ناپاک خنزیر کے گوشت کو مثل بکری اور بھیڑ کے پاک بیان کر رہا ہے اور عیسائی قوم پادری عماد الدین کے لغو خیال کی پیروی کر کے سیاہ اور سپید خنزیر ہڑپ کر رہی ہے نہیں نہیں بلکہ احکام خداوندی کو اپنے پاؤں تلے کچل رہی ہے۔

اب یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا عیسائی قوم جو خنزیر کا ناپاک گوشت کہاتی ہے اس کو حلال جانکر کہاتی ہے یا حرام۔ شق اول اگر حلال جانکر کہایا جاتا ہے تو اسکی حلت پر دلیل کیا ہے۔ مگر خنزیر خور عیسائیوں کو مناسب ہے کہ سیدنا حضرت مسیح کا قول مندرجہ انجیل متی باب ۵ آیت ۱۷ ملاحظہ فرمائیں "یہ خیال مت کرو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتاب منسوخ کرنے آیا میں منسوخ کرنے نہیں بلکہ پوری کرنے آیا ہوں"

ظاہر ہے کہ توریت سے خنزیر کا حرام ہونا متحقق ہو چکا ہے پھر خنزیر کے حلال ہونے پر دلیل کیونکر قائم ہو سکتی ہے۔ شق ثانی اگر خنزیر کا ناپاک گوشت حرام سمجھکر کھایا جاتا ہے تو یہ معصیت اور سخت گناہ کا باعث ہے آیا اس گناہ کا کفارہ مسیح کو مانتے ہو۔ اگر مانتے ہو تو زنا اور بت پرستی اور اغلام بازی بھی سخت گناہ ہے ان گناہوں کا کفارہ مسیح ہو سکتا ہے نہیں ہرگز نہیں چنانچہ میاں پولوس اپنے خط اول قرنتیوں کے باب ۶ آیت ۹ میں فرماتے ہیں کیا تم جانتے ہو کہ ناراست خدا کی بادشاہت کے وارث نہ ہونگے۔ فریب نہ کھاؤ کیونکہ حرامکار اور بت پرست اور زناکرنیوالے اور عیاش اور لونڈے باز اور چور اور لالچی اور شرابی اور گالی بکنے والے اور لٹیرے خدا کی بادشاہت کے وارث نہ ہونگے انتہی۔

دیکھئے پولوس صاحب کے نزدیک ان کبیرے گناہوں میں مبتلا لوگوں کا نجات پانا ہرگز ہرگز نہوگا گویا مسیح کا کفارہ انکے واسطے نہیں ہے۔ ای خنزیر خور عیسائیوں خنزیر کے حرام اور ناپاک گوشت کہانیکا گناہ بھی قابل معافی نہیں جلدی توبہ کرو یہ سوال ہم نے نیک نیتی سے کیا ہے دیکھئے عیسائیوں کی طرف اس کا کیا جواب ہوتا ہے۔ خصوصاً پادری ڈاکٹر ویری صاحب اڈیٹر اخبار نور افشاں کیا دُر فشانی کرتے ہیں اور پادریان لودیانہ کی زبان پادری یوحنا خانصاحب کیا اپنی بائبل دانی کا رنگ دکھلاتے ہیں۔

کمترین شیخ اللہ دین لودیانوی واعظ انجمن حمایت الاسلام لاہور

براہین احمدیہ۔ اگر آپ اسلام کی صداقت قرآن مجید کے کلام الہی ہونے کا ثبوت افضل الانبیاء ختم المرسلین شفیع المذنبین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے دلائل جو تمام فلاسفرون ۔عالمون سائنس دانون کو ساکت و عاجز کر دینے والے ہون ۔ملاحظہ کرنا چاہتے ہین ۔اگر آپ زندہ کتاب زندہ رسول زندہ مذہب دیکھنے کے شایق ہون تو آپ اس کتاب کو فوراً خرید کر مطالعہ کرین جس کے جواب دینے کے لیئے مصنف رحمۃ اللہ علیہ کیطرف سے دس ہزار روپیہ مقرر ہے ۔قیمت ہے مجلد للعہ

سرمہ چشم آریہ قانون قدرت کس کو کہتے ہین اسکی مفصل بحث ۔ساکت خصم اعتراضات معجزہ شق القمر کا ثبوت ۔تناسخ وقدامت روح و مادہ کا زبردست عقلی وعلمی جواب دینے کے لیئے ..۵ روپیہ انعام قیمت فی جلد ۱۲ مجلد عہ

شدہی کی اشدہی۔ آریون کی زبردست اور قابل فخر شدہیونکی حقیقت اور اصلیت ظاہر کرکے ثابت کر دیا ہے ۔کہ کوئی شدہی دیانندی ست کو سچا سمجھکر نہین ہوئی ۔آریون کی کتابون ہی سے آریون پر ایسا اتمام حجت کیا ہے ۔کہ آجتک اس کا جواب نہین ہوا۔ انعامی .. روپیہ قیمت ہر

وید۔ انجیل اور قرآن کا خدا۔ مضمون نام سے ظاہر ہے ۔قیمت ار

کلام الامام ۔ آریون کے لیئے ایک ناصحانہ [illegible] قیمت صرف ار

[illegible] دعوت ۔ آریہ عیسائی اسلامی توحید کا مقابلہ عرش الہی کی فلاسفی ۔فرشتون کا عرش کو اٹھائے رکھنے کی حقیقت قابل دید قیمت صرف ۳ار

[illegible] اسلام ترک اسلام دہرمپال کا جواب۔ قیمت صرف ۲ر

پیغام صلح ۔آریون سے شرائط صلح قیمت ار

کرشن اوتار جناب کرشن مہاراج کے حالات قیمت ار

گائے کی عظمت پر تحقیقی نظر۔ ار

کفارہ۔ لاجواب رسالہ رد کفارہ نصاریٰ مے ہین ۔قیمت صرف ۳ر

تیغ صابریہ بر عقاید آریہ ۔آریون کے عقاید کی تردید۔ قیمت ۲ار

چشمہ معرفت۔آریون کے تمام اعتراضات کی تردید۔ اسلام کی صداقت کا زندہ ثبوت ۔قرآن کے الہامی منجانب اللہ ہونے کی زبردست دلیل سے تصدیق ۔قیمت مجلد سے غیر مجلد عہ

رسالہ گوشت خوری ۔آریون کے اعتراضات گوشت خوری کا طبعی عقلی نقلی علمی ثبوت قیمت ۲ر

دیانند کی لائف پر ریویو۔ ہر ایک تعلیم یافتہ مسلمان مولوی ۔واعظ ۔پیر و جوان کو اس کا مطالعہ ضروری ہے قیمت صرف ۲ر

تحفہ آریہ سماج یا آریہ سماج کا پول۔ یہ وہ مشہور لاجواب کتاب ہے ۔جو جگدمبا پرشاد آریہ نو مسلم نے ستیارتھ پرکاش کی تردید مین انعامی ۹ ہزار روپیہ شایع کی تھی جس کا آجتک جواب نہین ہوا۔ دو جلدون مین قیمت ہر دو مجلد ہے ۔غیر مجلد عہ

حدوث مادہ۔اس کتاب مین ثابت کیا گیا ہے کہ مادہ قدیم نہین ۔بلکہ حادث ہے ۔ساتھ ہی آریون کے اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہین قیمت ۳ار

سفرنامہ۔ روم و شام ۔مرتبہ مولانا شبلی نعمانی قیمت فی جلد عہ مجلد عہ

اصلاح البشر۔ قال اللہ ۔علاج حرص تمام اخلاقی مسائل ۔عالیجناب مولوی نواب صدر الدین حسین خان ۔رئیس کی تصنیفات سے ہین ۔جو ہر چھوٹے بڑے مسلمان کو پڑھنے ضروری ہین ۔تینون کی قیمت صرف ۵ار

ذوالفقار علی بر گردن دیو ملحی غلام حیدر مرتد آریہ کے رسالہ نعرۂ حیدری حصہ اول کا دندان شکن جواب انعامی .. ۵ روپیہ قیمت صرف تین آنے ۳ر

تنبیہہ زبان دراز بجواب افشائے راز غلام حیدر مرتد کے ضمیمہ نعرۂ حیدری کا ترکی بہ ترکی جواب ۔قیمت صرف ار فی روپیہ ۱۶ نسخے۔

ایک مسلمان کا پیغام۔ اس مین مسجد بنانے کا فلسفہ اور اسلام کی فضیلت گورو نانک صاحب کا اسلام اور سکھہ قوم کے نام زبردست پیغام۔ قیمت ار فی روپیہ ۱۶ نسخے۔

پیدایش عالم۔اس رسالہ مین دیانند بانی آریہ سماج کے ان تمام دلائل کو معقول و منقول سے توڑ دیا ہے جنکے ذریعہ دنیا کو وہ ازلی ابدی مانتے تھے ۔اور آفتاب سے بھی زیادہ روشن دلیلون سے جو آریون کی مسلمہ ہین دنیا کا حدوث اور ہر ایک سلسلہ عالم کی پیدایش ثابت کردی ہے ۔قیمت ۳ر

سومنگلا ایک مذہبی دلچسپ اور پرلطف ناول ہے رد تناسخ قابل دید قیمت ۴ر

لیکچر اشاعت اسلام نواب محسن الملک کا۔ اشاعت اسلام پر مشہور لیکچر ۴ر

دہرم کی کسوٹی یعنے سوامی درشنانند کے ان مختلف سوالات کے جوابات جو مسلمانون سے رادہپنڈی مین کیئے تھے قابل قیمت صرف ار

وید کے تہوسین فتور مضمون نام سے ظاہر ہے قیمت صرف ار

دہرمپال کا کچا چٹھا مضمون نام سے ظاہر ہے قیمت صرف ار

تصدیق کلام ربانی

بجواب

مسلمانی پکھے بانی کی کہانی

دہلی میں پچھلے سال ایک نامعقول پیراز جہالت و ضلالت ٹریکٹ مسمی مراری لال آریہ اپدیشک نے حضور انور احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نہایت بیباکانہ گندہ دہانی سے لغو و بیہودہ اعتراضات لکھکر شایع کیے تھے۔ اس کا مکمل و مفصل جواب مندرجہ عنوان نام سے قریباً تیرہ جزو پر لکھو اکر شایع کیا ہے۔ اس میں حضور پرنور صلعم کی صداقت اور پاکدامنی کا ثبوت بڑے بڑے مشاہیر فلاسفروں و علما یورپین کی شہادتوں سے دیا گیا ہے۔ باوجود ان تمام خوبیوں کے قیمت بہت مختصر یعنے صرف ۸

باہتمام منشی محمد اسمٰعیل منیجر ... مطبع ... قادیان ... چھپ کر ... شایع ہوا

... عبدالحمید عفی عنہ تلمیذ جناب منشی عبدالرحیم صاحب